الاستفتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرح متین قرآن وسنت کی روشنی میں درج ذیل استفتاء کے بارے میں

سوال؛

والد محترم کے چار بیٹے ہیں (1 عبدالستار 2 عبدالجبار 3 ساجد محمود 4 طارق محمود) والدہ محترمہ ابھی حیات ہیں جبکہ والد محترم وفات پا گئے ہیں۔ والد محترم کی کل جائیداد یہ تھی۔

(1-22 کنال مالیت 3 کروڑ تقریباً 2-چار کنال گاؤں میں 3-چار کنال گاؤں مالیت 1 کروڑ 70 لاکھ 4-دو کنال لاٹھیاں والہ مالیت ساڑھے چار لاکھ)

والد محترم نے اپنی زندگی میں مذکورہ جائیداد میں سے یہ 2 کام کئے۔

1-چار کنال گاؤں والی گھریلو انتظام وانصرام کی وجہ سے فروخت کر دی۔

2-دوسری چار کنال انہوں نے اپنے بیٹے عبدالستار کے علم میں لائے بغیر اپنے تین بیٹوں (عبدالجبار، ساجد محمود اور طارق محمود) کے نام کر دی۔ والد محترم نے لاٹھیاں والے والی 2 کنال اپنے بیٹے عبدالستار کو دینے کا کہا مگر عبدالستار نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ دونوں کی مالیت میں کافی فرق ہے۔ 2008 میں والد محترم کا انتقال ہو گیا۔

باقی 22 کنال گاؤں والی اور 2 کنال لاٹھیاں والے والی والد محترم کی وفات کے بعد وراثتی انتقال کے بعد چاروں بیٹوں میں تقسیم ہو گئی۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ چار کنال جو والد محترم نے اپنی زندگی میں عبدالستار کے علم میں

لائے بغیر اپنے تینوں بیٹوں (عبدالجبار، ساجد محمود اور طارق محمود) کے نام کر دی تھی جو کہ اب 1 کروڑ 70 لاکھ میں فروخت ہوئی ہے۔ والد محترم کی اس چار کنال والی زمین میں عبدالستار حقدار ہے کہ نہیں؟

ازروئے شرع مفصل جواب دے کر ممنون احسان فرمائیں۔

سائلین 1-عبدالستار، 2-عبدالجبار، 3-ساجد محمود، 4-طارق محمود

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد الانبياء و المرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد

پیش کردہ سوال کے مطابق بشرط صحت سوال۔ والد صاحب کی تقسیم اولاد کے درمیان شرعی تقاضے پورے نہیں کرتی، کہ کچھ اولاد کو انتہائی قیمتی پلاٹ دے دیا اور ایک بیٹے کو معمولی قیمت کا پلاٹ دینا چاہا جسے بیٹے نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

یادرہے شرعاً اولاد کے درمیان عدل و انصاف اور برابری کرنا ضروری ہے اور اس کے خلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جور اور ظلم قرار دیا ہے جیسا کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ کی حدیث سے نمایاں ہوتا ہے اور یہ حدیث کتب احادیث میں معروف و مشہور ہے۔

اب چونکہ باپ یہ غلط تقسیم کر کے فوت ہو چکا ہے تو اولاد کو چاہئے کہ باپ سے سرزد ہونے والی غلطی کی اصلاح کر لیں تا کہ ان پر کسی قسم کا بار نہ رہے۔

الاح کا طریقہ یہ ہے کہ جس طرح باقی جائیداد پورے ورثاء میں قانون وراثت کے طور پر تقسیم کی گئی ہے وہ متنازعہ پلاٹ یا اس کی قیمت بھی اسی قانون وراثت کے مطابق تقسیم کر لیں تا کہ انصاف اور عدل ہو جائے اور والد صاحب کے لئے بخشش کی دعائیں کریں **والله الموفق**

هذا ماعندنا والله تعالىٰ اعلم بالصواب

رئیس الافتاء

مولانا عبدالعزیز صاحب علوی، رکن مولانا محمد یونس صاحب، مولانا عبدالحنان زاہد، مولانا عبدالعزیز صاحب بٹ